

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا
سنتوں بھرا بیان

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب کبھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیَّت فرما لیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

شَہنشاہِ خُوش خِصال، سُلطانِ شیریں مَقال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ خُوشبودار ہے: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ایک ایسا فِرِشتہ میری قَبْر پر مُقرَّر فرمایا ہے، جسے تمام مخلوق کی آوازیں سُننے کی طاقت عطا فرمائی ہے، پس قیامت تک جو کوئی مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو وہ مجھے اس کا اور اس کے باپ کا نام پیش کرتا ہے کہ فُلاں بن فُلاں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر (اِس وَقْت) دُرُودِ پاک پڑھا ہے۔ (1)

دُور و نزدیک کے سُننے والے وہ کان کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" "مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔" (2)

---

1 ۔۔۔ مسندِ بزّار، الجزء الرابع عشر، مسند عمار بن یاسر، ابن الحمیری عن عمار، ۲۵۴/۴، حدیث: ۱۴۲۵

2 ۔۔۔ معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی۔۔۔الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں

میں بھی نِیّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا۔ ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا۔ ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: ﴿ اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ ﴾ (ترجَمۂ کنز الایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: "بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَ لَوْ اٰیَةً"[1] یعنی پہنچادو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیْروی کروں گا۔ ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا۔ ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخْلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا۔ ❀ مَدَنی

---

1 ... بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، ۲/۴۶۲، حدیث: ۳۴۶۱

قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبت دِلاؤں گا۔❀ قَہْقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حِفاظَت کا ذِہن بنانے کی خاطِر حتَّی الْاِمکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان کا موضوع **"جوانی میں عبادت کے فضائل"** ہے۔

عُموماً ایّامِ جوانی میں بے فکری و بے پرواہی اوران حَسین لمحات کی بے قَدری بڑھاپے میں پچھتاوے کا سبب بنتی ہے۔ لہٰذا جب تک جوانی باقی اور صحت سَلامت ہے تو اس کو زِیادہ سے زِیادہ عبادت میں گُزارنا بہت ضروری ہے۔

عبادت گزار نوجوان

ایک بُزرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک نوجوان کو آبادی اور لوگوں سے الگ تھلگ تَنْہا جنگل میں مَصروفِ عبادت دیکھا۔ میں نے سلام کیا، اس نے جواب دیا۔ پھر میں نے اس سے کہا: اے نوجوان! تم ایسی وِیران جگہ میں (کیوں) ہو، جہاں تمہارا کوئی مددگار ہے، نہ رفیق؟ اس نے کہا: کیوں نہیں، میرے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میرا مددگار بھی ہے اور رفیق بھی۔ میں نے پُوچھا: (تمہارا) مددگار و رفیق کہاں ہے؟ اس نے جواب دیا: وہ اپنی عزّت کے ساتھ مجھ پر فَوقِیَّت رکھتا ہے، اپنے عِلْم و حکمت کے ساتھ، میرے ساتھ ہے، اپنی ہدایت کے ساتھ میرے سامنے اوراس کی نِعْمت و عظمت میرے دائیں بائیں ہے۔ جب میں نے یہ کلام سُنا تو عرض کی: کیا آپ مجھے اپنی صُحْبت اِخْتیار کرنے کی اجازت دیں گے؟ تو وہ کہنے لگا: آپ کی رفاقت مجھے عبادت سے غافِل کر دے گی اور میں اس بات کو پسند نہیں کرتا، (کیونکہ) مشرق سے مغرب تک زمین کا بادشاہ میرے لئے کافی ہے۔ میں نے پُوچھا: آپ کو اس جگہ میں وَحْشَت نہیں ہوتی؟ اس نے مجھے جواب دیا: جس کا حبیب و انیس، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہو، اُسے کیونکر وَحْشَت ہو گی؟ میں

نے پُوچھا: کھانا کہاں سے کھاتے ہیں؟ جواب دیا: جب میں چھوٹا تھا تو اُس نے اپنے لُطف و کرم سے ماں کے تاریک پیٹ میں بھی مجھے غِذا دی اور اب جبکہ میں بڑا ہو گیا ہوں تو کیا وہ میری کفالت نہیں فرمائے گا، میرے لئے اس کے پاس مُقَرَّر شُدہ رِزْق ہے اور اس کا وَقْت بھی لکھا ہوا ہے۔

پھر میں نے اُس سے دُعا کی دَرْخواست کی تو اس نے مجھے یُوں دُعا دی: اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کی آنکھوں کو اپنی نافرمانی سے محفوظ فرمائے، آپ کے دل کو اپنے خوف سے بھر دے اور آپ کو ان لوگوں سے نہ بنائے، جو اس کے غیر میں مشغول ہو کر عبادت سے غافل ہو جاتے ہیں۔ اس کے بعد جب وہ جانے کے لئے کھڑا ہوا تو میں نے اس کے قریب جا کر عرض کی: اے میرے بھائی! پھر کب آپ سے مُلاقات ہو گی؟ تو وہ مُسکرا کر کہنے لگا: آج کے بعد دنیا میں تو آپ سے مُلاقات نہ ہو گی۔ ہاں! بروزِ قیامت جب سب لوگ جمع ہوں گے تو اگر آپ مجھ سے ملنا چاہیں تو دِیدارِ الٰہی کرنے والوں میں مجھے تلاش کیجئے گا۔ میں نے پُوچھا: آپ کو یہ کیسے معلوم ہو گیا؟ جواب دیا: اُس کی عِزّت کی قسم! اُسی کے سبب معلوم ہوا، کیونکہ میں نے اپنی آنکھ کو حرام کردہ چیزوں سے اور اپنے نَفْس کو خواہشات کے حُصُول سے باز رکھا اور تاریک راتوں میں اس کی عبادت کے لئے تَنْہائی اِخْتیار کی، (مجھے اُمید ہے کہ وہ مجھ سے خُوش ہو گا اور) اس کے بدلے وہ مجھے اپنا دِیدار کرائے گا۔ پھر وہ نوجوان غائب ہو گیا، اس کے بعد پھر کبھی اس سے مُلاقات نہ ہو سکی۔[1]

رہوں مست و بے خُود میں تیری وِلا میں
پِلا جام ایسا پِلا یا الٰہی

(وسائلِ بخشش ص105)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . الروض الفائق، المجلس الحادی والثلاثون فی مناقب الصالحین، ص ١٦٦ - ١٦٧

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت میں اس نوجوان نے جوانی کے زمانے میں ہی دنیا کی رنگینیوں سے ناطہ توڑ کر عبادت و رِیاضت میں خود کو مشغول رکھا اور شریعت کی حرام کردہ اَشیا دیکھنے سے باز رہا اور تَنِ تنہا، اس بیابان میں رہائش اِختیار کرنے سے بھی گُریز نہ کیا۔ اس حکایت میں بالخُصوص ان نوجوانوں کے لئے عِبرت کے بے شُمار مدنی پُھول مَوْجُود ہیں کہ جو اپنی جوانی کے نَشے میں مَدہوش رہتے ہوئے نَفْس و شیطان کے بہکاوے میں آکر گُناہوں میں مُلَوَّث رہتے ہیں اور ربّ تَعالٰی کی ناراضی کا سامان کرتے ہیں۔ ایسوں کو چاہئے کہ جوانی کی اَہمیّت کو سمجھتے ہوئے اُس کے قیمتی لمحات کو فُضولیات میں برباد کرنے کے بجائے عبادتِ الٰہی میں گُزاریں کہ زِندگی میں یہ نعمت صرف ایک ہی بار ملتی ہے۔

مُفَسّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت حضرت مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: صحّت، جوانی، مالداری اور زِنْدَگی کو ضائع نہ جانے دو، اِس میں نیک اَعمال کرلو کہ یہ نعمتیں باربار نہیں ملتیں۔ (مزید فرماتے ہیں کہ) جَوانی کھیل کُود میں گنوا کر بڑھاپے میں جبکہ اَعضاء بے کار ہو جائیں، کثرتِ عِبادت کی خواہش کرنا بے وقوفی ہے، جو (عمل) کرنا ہے، جَوانی میں کرلو کہ جَوان نیک آدمی کا، بَہُت بڑا دَرَجہ ہے۔[1]

رِیاضَت کے یِہی دن ہیں بُڑھاپے میں کہاں ہِمّت
جو کچھ کرنا ہو اب کرلو ابھی نُوریؔ جَواں تم ہو

(سامانِ بخشش از شہزادہ اعلیٰ حضرت مُفتیِ اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ)

پانچ (5) سُوالات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جوانی یقیناً اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا کردہ نعمتوں میں سے ایک عظیم نعمت ہے کہ جس کا کوئی مول نہیں، ایک بار چلی جائے تو پھر اَربوں، کَھربوں روپے خَرچ کرنے سے

1 . . . مرآۃ المناجیح، ۷/۱۶، ملخصاً

بھی حاصل نہیں ہوتی، اگر ہم نے دُنیا میں رہتے ہوئے اپنی جوانی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اِطاعت وعِبادت میں بَسر کی ہوگی تواِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بروزِ قیامت حَسرت وندامت سے بچ سکیں گے، وَرْنہ اس نعمت کی ناقدری کے سبب شَدید ذِلّت وخَواری اُٹھانی پڑ سکتی ہے۔ کیونکہ قیامت کے دن جوانی سے مُتَعَلِّق بھی سوال کیا جائے گا۔ چُنانچہ

شَفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک ومختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن بندہ اس وَقْت تک قدم نہ اُٹھا سکے گا، جب تک اس سے پانچ (5) چیزوں کے بارے میں سوال نہ کرلیا جائے: (1) عُمر کن کاموں میں گُزاری؟ (2) جَوانی کن کاموں میں صَرف کی؟ (3) مال کہاں سے کمایا؟ (4) کہاں خَرچ کیا؟ اور (5) اپنے عِلْم پر کہاں تک عمل کیا؟ [1]

جو خُوش نصیب اپنی جوانی کی قدر کرتے ہوئے نَفْسانی خواہشات سے مُنہ موڑ کر خالصتاً، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے حُصول کی خاطر اپنے شب وروز عِبادت ورِیاضت میں بَسر کرتا ہے، تو وہ دُنیا وآخرت کی ڈھیروں بھلائیاں پالیتا ہے۔ آیئے! اِس ضِمْن میں چار (4) فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنتے ہیں:

عبادت گزار نوجوان کا مقام

﴿1﴾ اپنی جوانی میں عبادت کرنے والے نوجوان کو، بُڑھاپے میں عبادت کرنے والے بُوڑھے پر ایسی ہی فضیلت حاصل ہے کہ جیسی مُرسَلین عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو تمام نبیوں پر۔ [2]

بَہَتَّر (72) صِدِّیقین کے ثَواب کا حقدار

1... ترمذی، کتاب صفة القیامة... الخ، باب فی القیامة، ۴/۱۸۸، حدیث: ۲۴۲۴

2... الترغیب فی فضائل الاعمال وثواب ذلک، ص۷۸، حدیث: ۲۲۸

﴿2﴾ جس نوجوان نے لذّتِ دُنیا اور اس کے عیش و عشرت کو چھوڑ دیا اور اپنی جوانی میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اِطاعت کی جانب پیش قدمی کی تو، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس خوش نصیب کو بَہَتّر(72) صِدّیقین کے برابر ثواب عطا فرمائے گا۔[1]

اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حقیقی بندہ

﴿3﴾ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی مخلوق میں اس خُوبصورت نوجوان کو سب سے زِیادہ پسند فرماتا ہے کہ جس نے اپنی جوانی اور حُسن وجمال کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں صَرف کر دیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ فرشتوں کے سامنے ایسے بندے پر فَخْر کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے کہ "یہ میرا حقیقی بندہ ہے۔"[2]

اللہ عَزَّوَجَلَّ کا محبوب بندہ

﴿4﴾ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ اس نوجوان سے مَحَبَّت فرماتا ہے کہ جس نے اپنی جوانی کو اِطاعتِ خُداوندی میں فنا کر دیا ہو۔[3]

محبت میں اپنی گُما یا اِلٰہی   نہ پاوں میں اپنا پتا یا اِلٰہی
تُو اپنی وِلایت کی خَیرات دیدے   مِرے غَوث کا واسِطہ یااِلٰہی

(وسائلِ بخشش ص105)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1...کنزالعمال، کتاب المواعظ والرقائق...الخ،الفصل الاول،الترغیب الاحادی من الاقوال،الجزء: ۸، ۱۵/ ۳۳۲، حدیث: ۴۳۰۹۹

2...کنزالعمال،الفصل الاول،کتاب المواعظ والرقائق والخطب و الحکم،الترغیب الاحادی من الاقوال،الجزء: ۸، ۱۵/ ۳۳۲حدیث: ۴۳۰۹۶

3...حلیۃ الاولیاء، عبدالملک بن عمر بن عبدالعزیز، ۵/ ۳۹۴، حدیث: ۷۴۹۶

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ جوانی کے قَدر دانوں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کیسا خاص فَضْل وکرم فرماتا ہے کہ انہیں اپنے محبوب بندوں میں شامل فرمالیتا ہے۔ لہٰذا نوجوانوں کی خِدمت میں عرض ہے، کہ اگر بُڑھاپے میں سُکون واِطْمینان والی زِندگی گُزارنے کے خواہشمند ہیں تو نعمتِ جوانی کو غنیمت جانتے ہوئے اس فانی دُنیا کے پیچھے بھاگنے کے بجائے اپنے نَفْس کو عبادت ورِیاضت کی جانب مائل کرنے کی کوشش کیجئے۔ اگرچہ یہ بے حد دُشوار ہے، کیونکہ جوانی میں اُمیدیں اور خواہشیں عُروج پر ہوتی ہیں، لیکن اگر ہم دیگر مُعاملات کے ساتھ ساتھ حُضُورِ اَکرم، نُورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیروی کرتے ہوئے آپ کی عِبادت ورِیاضت سے سجی پاکیزہ زندگی کے مطابق عمل کریں گے، تواِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری زندگی میں بھی مدنی بہاریں آجائیں گی۔

آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا ذوقِ عبادت

حضرت سَیِّدُنا عطا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: میں اور میرے ساتھ حضرت سَیِّدُنا اِبْنِ عمر اور حضرت سَیِّدُنا عُبید بن عَمْرو رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن اُمُّ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھا کی بارگاہِ عالیہ میں حاضر ہوئے۔ حضرت سَیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے عرض کی: ہمیں رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بارے میں کوئی تَعَجُّب خیز بات بتلائیے۔ تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا رو پڑیں اور ارشاد فرمایا: ایک رات رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے پاس تشریف لائے اور فرمانے لگے: مجھے اِجازت دو کہ میں اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرلوں۔ میں نے عرض کی: مجھے اپنی خواہش کے بجائے، آپ کا رَبّ تَعَالٰی کے قریب ہونا زِیادہ پسند ہے۔ چُنانچہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم گھر کے ایک کونے میں کھڑے ہو کر اَشک باری فرمانے لگے۔ پھر اچھی طرح وُضو کر کے قرآنِ کریم پڑھنا شُروع کیا تو دوبارہ اَشک باری فرمائی، حتّٰی کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی

چشمانِ مُبارَک سے نکلنے والے آنسو زمین تک جا پہنچے۔ اِتنے میں مُؤَذِّنِ رسول، حضرت سَیِّدُنا بلال حبشی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ حاضر ہوئے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو روتا دیکھ کر عرض کی: یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میرے ماں باپ، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر قُربان! کس چیز نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو رُلایا؟ حالانکہ آپ کے صَدْقے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کے اگلوں اور پچھلوں کے گُناہ بخشے گا، ارشاد فرمایا: کیا میں شُکر گزار بندہ نہ بنوں؟[1]

روتا ہے جو راتوں کو اُمّت کی مَحبَّت میں وہ شافِعِ محشر ہے سردار مدینے کا
راتوں کو جو روتا ہے اور خاک پہ سوتا ہے غم خوار ہے، سادہ ہے مختار مدینے کا
قبضے میں دو عالَم ہیں پر ہاتھ کا تکیہ ہے سوتا ہے چٹائی پر سَردار مدینے کا

(وسائلِ بخشش ص180)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے بخشے بخشائے آقا، ہم عاصِیوں کو بخشوانے والے مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ معصوم بلکہ سَیِّدُ المعصومین و سَیِّدُ الْعابدین (عبادت گزاروں کے سردار) ہونے کے باوُجود کس قدر گریہ وزاری کے ساتھ اللہُ رَبُّ الْعٰلمین عَزَّوَجَلَّ کی عِبادت کیا کرتے، حالانکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شان و عظمت اس قدر بُلند وبالا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو مالک و مُختار بنایا ہے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بِاِذنِ اِلٰہی، اپنے اِختیار سے روزِ محشر بخشش سے نااُمید ہونے والے گنہگاروں کی شَفاعت فرمائیں گے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنی شانِ رِفْعت نشان بیان فرماتے ہیں: (بروزِ قیامت) سب سے پہلے میں (اپنے مزارِ فائضُ الانوار

---

1 . . . درۃ الناصحین، المجلس الخامس والستون: فی بیان البکاء، ص ۲۵۳-۲۵۴

سے) باہر تشریف لاؤں گا، جب لوگ گروہ کی صُورت میں آئیں گے تو میں ہی ان کا راہ نُما ہوں گا، جب وہ (قیامت کی ہولناکیوں کے سبب) خاموش ہو جائیں گے، تو میں ہی ان کا خطیب (خطبہ پڑھنے والا) ہوں گا، جب وہ روکے جائیں گے تو میں ہی ان کا سِفارشی ہوں گا، جب وہ نااُمید ہو جائیں گے تو میں ہی انہیں خُوشخبری سُنانے والا ہوں گا۔ بُزرگی اور (اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے) تمام خزانوں کی چابیاں، اس دن میرے ہاتھوں میں ہوں گی اور میں اولادِ آدم میں اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے نزدیک سب سے زِیادہ بُزرگی والا ہوں گا، ایک ہزار (1000) خدمت گُزار میرے میرے اِرْدگرد ہوں گے۔ (1)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ! قُربان جایئے! اوّلین و آخرین کے سردار اور بِاِذْنِ اللہ، مالک و مختار ہونے کے باوُجود بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے شوقِ عبادت کا یہ عالَم تھا کہ کثرتِ عبادت کے سبب قَدَمَینِ نازنین پر وَرَم (سُوجن) کے آثار نُمایاں ہو جاتے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُمّت کے گناہگاروں کی بخشش کی خاطر آہ و زاری فرمایا کرتے۔ اس میں بِالْخُصُوص ان نوجوانوں کے لئے نصیحت کے مدنی پُھول مَوجُود ہیں کہ جن کا دل عبادت کی جانب مائل نہیں ہوتا اور وہ ساری ساری رات فُضُولیات ولَغْویات میں برباد کر دیتے ہیں، لہٰذا ایسوں کی خدمت میں عرض ہے کہ خدارا! مُحْسِنِ انسانیت، غمخوارِ اُمَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے آنسوؤں کو یاد کیجئے، دُنیا و آخرت میں کامیابی پانے کیلئے اَحکامِ خُداوَندی کی بجا آوری، نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّتوں کی پیروی اور اُخْروی اِنْعامات پانے کی حرص میں خوب خوب نیکیاں کیجئے۔

جوانی کو بڑھاپے سے پہلے غنیمت جانو

یادرکھئے! جوانی میں عبادت کی توفیق نصیب ہونا، کسی نعمتِ عُظمیٰ (بہت بڑی نعمت) سے کم نہیں، کیونکہ

1 … دارمی، باب ما اعطی النبی من الفضل، ۱/۳۹، حدیث: ۴۸

جوانی کی دہلیز پر قدم رکھتے ہی انسان، شیطان کی خطرناک چالوں ، نَفس کی ناجائز خواہشوں، بُرے دوستوں کی صحبتوں ، دُنیوی مُستقبل بہتر بنانے کی فکروں اور فانی دُنیا کی رنگینیوں میں کھو کر دولت کمانے کے ناجائز طریقوں کے سبب گُناہوں کی اندھیریوں میں بھٹکتا پھرتا ہے اور عبادت و رِیاضت کی طرف مائل نہیں ہو پاتا۔ یاد رکھئے! ہمیں بہُت ہی مُختصر وقت کیلئے دُنیا میں بھیجا گیا ہے اور اس وَقفے میں قبر و حشر کے طویل ترین مُعاملات کیلئے تیاری بھی کرنی ہے، لہٰذا سمجھدار وہی ہے جو اس مختصر سے وَقْت کو غنیمت جانتے ہوئے قبر و حشر کی تیاری میں مشغول ہو جائے اور لمحہ بھر اپنا قیمتی وَقْت فضُول کاموں میں برباد نہ کرے، کیونکہ معلوم نہیں کہ آئندہ لمحے وہ زِندہ بھی رہے گا یا موت اسے طویل ترین عرصے کیلئے گہری نیند سُلا دے گی۔ لہٰذا جوانی اور زندگی کو غنیمت جانتے ہوئے نیکیوں میں مشغول ہو جائیے۔

حدیثِ پاک میں اِرْشاد ہوتا ہے کہ پانچ (5) چیزوں کو پانچ (5) سے پہلے غنیمت جانو: ''بُڑھاپے سے پہلے جوانی کو، بیماری سے پہلے تَندُرُستی کو، فقیری سے پہلے اَمیری کو، مَصروفیّت سے پہلے فُرصَت کو اور موت سے پہلے زِنْدَگی کو۔''[1] اگر ہم بھی اپنی جوانی کو غَفْلت میں گنوانے کے بجائے قبر و آخرت کی تیاری میں مشغول ہو جائیں گے تو اس کی برکت سے نہ صرف ہماری دُنیا بہتر ہو گی بلکہ قَبْر میں بھی رَبّ تَعالیٰ کی نَوازشوں کی چھما چھم بارشیں ہوں گی۔ اِن شَاءَاللہ عَزَّوَجَلَّ، آیئے! اس ضمن میں ایک بہت ہی پیاری حکایت سُنتے ہیں۔

دو (2) جنّتوں کی خوشخبری

اَمِیْرُالْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے زمانے میں ایک صالح نوجوان مسجد میں مَشْغولِ عبادت رہتا تھا۔ جب اس کا اِنتقال ہو گیا تو (راتوں رات اس کے غسل اور کفن دَفْن کا انتظام

---

1 ... مِشْکَاۃُ المَصَابِیح، کتاب الرقاق، الفصل الثانی، ۲/۲۴۵، حدیث: ۵۱۷۴

کرنے کے بعد) صُبح جس وَقْت اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو اس واقعے کی خبر دی گئی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اس کے والد کے پاس اس کے صالح بیٹے کے انتقال کی تعزیت کے سلسلے میں تشریف لے گئے، (تعزیت کر لینے کے بعد) آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ارشاد فرمایا: تم نے مجھے خبر کیوں نہ دی؟ (کہ میں بھی اس کی نمازِ جنازہ وغیرہ میں شریک ہو جاتا) اُس نے عرض کی: اے اَمِیْرُ الْمُؤمنین (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ)! رات (کافی) ہو چکی تھی، (لہٰذا آپ کے آرام کے پیشِ نظر آپ کو بتانا مُناسب نہ سمجھا گیا) تو اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اِرْشاد فرمایا: مجھے اس صالح نوجوان کی قَبْر کے پاس لے چلو، لہٰذا اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ساتھیوں کو (اس کی) قبر کے پاس لے جایا گیا، تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے پُکارا: اے فُلاں! (اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:)

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ﴿۴۶﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اور جو اپنے رَبّ کے حُضُور کھڑے ہونے سے ڈرے اس کے لئے دو جنّتیں ہیں۔ (پارہ ۲۷، الرحمن: ۴۶)

اس (باعمل) نوجوان نے قبر کے اندر سے دو (2) مرتبہ جواب دیا: یا امیرَ المؤمنین! میرے رَبّ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے وہ دو جنّتیں عطا فرما دی ہیں۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! دیکھا آپ نے کہ اس نوجوان نے اپنی ساری زِنْدگی گُناہوں سے بچتے ہوئے نیکیوں میں بسر کی تو مرنے کے بعد یہ عبادت، اس کی بخشش و مَغْفِرت کا سبب بنی اور جنّت کی اَعْلیٰ نعمتیں بھی نصیب ہوئیں۔ یاد رکھئے! یہ حُسن و جوانی دولتِ فانی ہے اور اس پر غُرور و تَکَبُّر حماقت و نادانی ہے۔

1 ۔۔۔ تاریخِ ابنِ عساکر، عمرو بن جامع بن عمرو بن محمد بن حرب، ۴۵/ ۴۵۰، رقم: ۵۳۲۰ ملتقطاً

ڈھل جائے گی یہ جوانی جس پہ تجھ کو ناز ہے تُو بجالے چاہے جتنا چار دن کا ساز ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تندرستی وجَوانی پر اِترانے اور شب وروز گُناہوں میں ضائع کرنے کے بجائے اِخْلاص واِسْتقامت کے ساتھ ذَوقِ عبادت اور شوقِ تلاوت کا معمول بنائے رکھئے، ایسے میں اگر بُڑھاپا آگیا اور عبادت کی لگن بھی باقی رہی تو صِحَّت وہِمَّت نہ ہونے کے باوُجود اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس لاچاری کے عالَم میں بھی جَوانی کی عبادتوں جیسا ثواب ملتا رہے گا۔ چُنانچہ

حضرت سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ”جب بندہ (حالتِ اِسلام میں نیکیاں کرتے ہوئے) عُمْر کے اُس حصے میں پہُنچ جائے کہ اُسے کسی شے کے مُتَعَلِّق (پہلے سے) علم ہونے کے باوُجود (بوقتِ ضرورت) وہ چیز یاد نہ رہے، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے نامۂ اَعمال میں وہ نیکیاں بھی لکھتا رہتا ہے، جو وہ اپنی صحّت کے زمانے میں کیا کرتا تھا۔[1] حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”جو بُوڑھا آدمی بُڑھاپے کی وجہ سے زِیادہ عبادت نہ کرسکے، مگر جوانی میں بڑی (خُوب) عبادتیں کرتا رہا ہو تو اللہ تعالیٰ اُسے مَعْذور قرار دے کر اُس کے نامۂ اَعمال میں وُہی جوانی کی عبادت لکھتا ہے۔[2]

اِلٰہی ہوں بہُت کمزور بندہ نہ دنیا میں نہ عُقبیٰ میں سزا ہو

(وسائلِ بخشش ص316)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1...مُسْنَدِ اَبِیْ یَعْلٰی، مسند انس بن مالک، عبد اللہ بن عبد الرحمن الانصاری عن انس، ۲۹۳/۳، حدیث: ۳۶۶۶

2...مرآۃ المناجیح، ۸۹/۷

عبادت کی بَرَکت سے بُڑھاپے میں بھی جوان

حضرت سَیِّدُنا علامہ زَیْنُ الدِّین عبدُالرَّحمٰن اِبْنِ رَجَب حَنْبلی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جوانی میں عبادت کرنے سے مُتَعَلِّق بہت پیاری بات ارشاد فرماتے ہیں: ”جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو اس وَقْت یاد رکھا، جب وہ جوان اور تَندُرُسْت تھا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کا اُس وَقْت خیال رکھے گا، جب وہ بُوڑھا اور کمزور ہو جائے گا اور اُسے بُڑھاپے میں بھی اچھی قُوَّتِ سَماعَت، بَصارت، طاقت اور ذِہانت عطا فرمائے گا۔ حضرت سَیِّدُنا ابُو الطیب طبری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سو(100) سال سے زِیادہ عمر پائی، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ذِہْنی وجسمانی لحاظ سے تَندُرُسْت اور توانا تھے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کسی نے صِحَّت کا راز پُوچھا تو ارشاد فرمایا: ”میں نے جوانی میں اپنی جسمانی صَلاحیتوں کو گُناہ سے محفوظ رکھا اور آج جب میں بُوڑھا ہو گیا ہوں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں میرے لئے باقی رکھا ہے۔ اس کے بَرعکس حضرت سَیِّدُنا جنید بغدادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک بُوڑھے شخص کو دیکھا کہ جو بھیک مانگ رہا تھا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اس شخص نے جوانی میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حُقُوق کو ضائع کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بُڑھاپے میں اس کی قُوَّت کو ضائع فرمادیا۔“[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں نے اپنی جوانی کے گُلشن کو عبادت وریاضت کے پانی سے سیر اب کیا اور گُناہوں سے بچتے رہے، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بُڑھاپے میں بھی ان پر جوانی کے اثرات باقی رکھے۔ مگر افسوس! ہماری نوجوان نَسْل عبادت و تِلاوت میں مشغول رہنے کے بجائے موبائل فون، اِنْٹرنیٹ، سوشل میڈیا(Social Media) اور ٹی وی کے غلط اِسْتعمال کے سبب اپنا قیمتی وَقْت بے دَرْدی و بے فکری کے ساتھ برباد کرتی نظر آتی ہے۔ موبائل فون جدید ٹیکنالوجی کا ایک

---

1 … مجموعہ رسائل ابن رجب، قولہ یحفظک، ۳/۱۰۰ ملخصاً

حصّہ ،وَقْت کی ضرورت اور رابطے کا اَہَم ذریعہ ہے۔ جہاں یہ ہمارے لیے مُفید ہے، وہیں اس کا غلط اِسْتعمال بہت سے نُقْصانات کا باعث بھی بن رہا ہے۔ ہمارے اسکول و کالج کے وہ طلبہ و طالبات جنہیں ہم مُستقبل کے معمار کہتے ہیں، وہ اس آفتِ بد کا شکار ہو چکے ہیں، کوئی گیمز کا دیوانہ ہے تو کوئی فلمی گانوں کا مَتْوالا، کسی کا میموری کارڈ حَیاسوز ویڈیوز سے بھرا ہوا ہے تو کوئی نائٹ پیکجز سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے ساری ساری رات بیہودہ اور فُحُش گفتگو میں گُزار رہا ہے۔ اسی طرح انٹرنیٹ، دورِ جدید کی اَہَم اور مُفید اِیجاد ہے اس کے دِینی اور دُنیوی بے شُمار فوائد ہیں، مگر اس کے ذَرِیعے نوجوانوں میں بہت سی بُرائیاں عام ہوتی جارہی ہیں۔

انٹرنیٹ ایک چُھری کی مانند ہے، جس کا صحیح اور غلط دونوں ہی استعمال ہیں، مگر افسوس! ہمارے معاشرے میں انٹرنیٹ کا غلط استعمال زیادہ ہے، انٹرنیٹ پر موجود، فحش مضامین اور کہانیاں ، گندی تصویریں اور نفسانی خواہشات کو بھڑکانے والی بیہودہ فلموں، ڈراموں نے نوجوان نسل کے اَخلاق و کردار، عادات و اطوار کو تباہ و برباد کر دیا ہے، ساری ساری رات اِنٹرنیٹ پر بڑی بے دردی کے ساتھ اپنا پیسہ اور قیمتی وقت ضائع کرنا، جھوٹ بولنا، لوگوں کو دھوکہ دینا، بلیک میل کرنا، جیسی برائیاں ہمارے معاشرے کے نوجوانوں میں بڑی تیزی سے عام ہوتی جارہی ہیں، پہلے تو انٹرنیٹ کا استعمال صرف کمپیوٹر تک محدود تھا، مگر جب سے یہ سہولت موبائل پر موجود ہوئی تو چھوٹی عمر کے بچے بھی اس وبا کے شکار ہو کر اپنا مستقبل ضائع کر رہے ہیں۔ اس بیماری میں مبتلا نوجوان تعلیم سے محروم ہو کر معاشرے میں کوئی اہم مقام پانے کے بجائے، اَخلاق و تمیز کھو کر معاشرے میں ذلیل و خوار ہوتے نظر آرہے ہیں ۔ خدارا! غفلت سے بیدار ہو جائیے اور اپنی اِصلاح کے ساتھ ساتھ اپنی اَولاد کی اِصلاح کا بھی ذِہْن بنائیے ۔ اگر ہمیں اپنے بچوں کو اس جدید ٹیکنالوجی سے مُتعارف کروانا ہی ہے تو اس کا صحیح اِسْتعمال بھی سکھائیں، ان کی نگرانی بھی کرتے رہیں۔ اِنْٹرنیٹ کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے اپنا اور اپنی اَولاد کا قیمتی وَقْت صحیح

جگہ استعمال کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net وزٹ کیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس ویب سائٹ پر قرآنِ پاک، ترجمہ کنزالایمان اور تفاسیر کے علاوہ حدیث واصولِ حدیث، فقہ واصول فقہ، سیرت وتصوف وغیرہ موضوعات سے متعلق اردو، انگلش، عربی، ہندی گجراتی اور دنیا کی مختلف زبانوں میں کتب و رسائل کا نہ صرف آن لائن مطالعہ کیا جاسکتا ہے، بلکہ فری ڈاؤن لوڈ اور پرنٹ آؤٹ کی سہولت بھی دستیاب ہے۔اس کے علاوہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادِری، رضوی، ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ سے کیے گئے مختلف سوالات کے دلچسپ جوابات پر مشتمل مدنی مُذاکرے، نگرانِ شُوریٰ و مبلغین دعوتِ اسلامی کے سُنَّتوں بھرے بیانات، حمد و نعت، منقبت اوراصلاح آموزشارٹ کلپس (Short clips) بھی مَوْجُود ہیں، جنہیں آپ ڈاؤن لوڈ(Download) کرکے فیس بک (Facebook) یا واٹس اپ (Whatsapp) کا صحیح استعمال کرتے ہوئے، دُوسرے اسلامی بھائیوں کو شئیر (Share) بھی کرسکتے ہیں۔شرعی مسائل میں رہنمائی حاصل کرنے کیلئے آن لائن دارالافتااور دُکھی انسانیت کی غمخواری اور روحانی علاج کیلئے، تعویذاتِ عطاریہ آن لائن، کاٹ اوراستخارہ بھی کرواسکتے ہیں۔اس کے علاوہ دعوتِ اسلامی کے چند شعبہ جات کا تعارف بھی شامل ہے، کم و بیش 97 سے زائد شعبہ جات اوردعوتِ اسلامی کے دِیگر کئی مدنی کاموں میں ہونے والے لاکھوں لاکھ روپے کے اخراجات میں بذریعہ انٹرنیٹ مالی معاونت کا مکمل طریقہ کار بھی دیا گیا ہے، جس کے ذریعے آپ صدقاتِ واجبہ (مثلاً زکوٰۃ، فطرانہ، عُشر، روزوں کا فِدیہ، قَسم کا کفّارہ، منّت وغیرہ) اور نافلہ (صدقات وخیرات وغیرہ) کے ذریعے نیکی کے کاموں میں حصہ لے سکتے ہیں، نیز سافٹ وئیر کی صورت میں المدینہ لائبریری بھی ہے، جسے کمپیوٹر میں اِنسٹال(Install) کرکے سرچنگ آپشن(Searching Option) کی مدد سے 200 سے زائد کتب

ورسائل سے اِستفادہ کرسکتے ہیں، نیز اوقاتُ الصلوۃ سافٹ وئیر کے ذریعے مختلف ممالک اور شہروں میں، سحر واِفطار اور نماز کے اوقات بھی معلوم کرسکتے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں دورِ جدید کی ان اِیجادات کا صحیح اِستعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کے غلط استعمال کے ذریعے گناہوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکیوں میں دل لگانے کی کوشش کیجئے اور کسی گُناہ کو چھوٹا سمجھ کر ہرگز نہ کیجئے، کیونکہ ایک گُناہ کئی بُرائیوں کا مجموعہ ہوتا ہے، یعنی مزید دس(10) بُرائیاں اپنے ساتھ لاتا ہے جیسا کہ

گُناہ کے دس(10) نُقصانات

اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عمر بن خطّاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: گُناہ اگرچہ ایک ہی ہو، اپنے ساتھ دس(10) بُری خصلتیں لے کر آتا ہے ﴿1﴾ جب بندہ گناہ کرتا ہے تو اللہ عَزَّ وَجَلَّ کو غضب دِلاتا ہے، حالانکہ وہ (رَبّ عَزَّ وَجَلَّ) اس بندے پر (غَضَب فرمانے کی) قُدرت رکھتا ہے ﴿2﴾ وہ (یعنی گُناہ کرنے والا) اِبلیسِ لَعِیْن کو خوش کرتا ہے ﴿3﴾ جنّت سے دُور ہوجاتا ہے ﴿4﴾ جہنّم کے قریب آجاتا ہے ﴿5﴾ وہ اپنی سب سے پیاری چیز یعنی اپنی جان کو تکلیف دیتا ہے ﴿6﴾ وہ اپنے باطن کو ناپاک کر بیٹھتا ہے، حالانکہ وہ پاک ہوتا ہے ﴿7﴾ وہ اعمال لکھنے والے فرشتوں کو اِیذا دیتا ہے ﴿8﴾ وہ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اُن کے روضۂ مُبارکہ میں رَنْجِیْدہ کرتا ہے ﴿9﴾ زمین وآسمان اور تمام مخلوق کو (اپنی) نافرمانی پر گواہ بنا لیتا ہے ﴿10﴾ وہ تمام انسانوں سے خیانت اور رَبُّ الْعٰلمین عَزَّ وَجَلَّ کی نافرمانی کرتا ہے۔[1]

---

1 . . . بحر الدموع، الفصل الثانی: عواقب المعصیۃ، ص ۳۰-۳۱

ہماری بگڑی ہوئی عادتیں نکل جائیں ملے گُناہوں کے اَمراض سے شِفا یارَبّ

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

(وسائلِ بخشش ص376)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے گُناہ اگرچہ ایک ہی ہوتا ہے، مگر اس کی وجہ سے انسان دس(10) بُرائیوں کا شکار ہو جاتا ہے۔ لہٰذا اگر بَتقاضائے بَشَرِیَّت کوئی گُناہ سَرزد ہو جائے تو فوراً رَبّ تَعالٰی کی بار گاہ میں سچی توبہ کیجئے۔ اَفْسوس صَد افسوس! بعض نادان جوانی کے نَشے اور فانی دُنیا کے دھوکے میں مُبتلا ہو کر لمبی لمبی اُمیدیں باندھے، غَفلت کی چادر تانے شرعی اَحکام کو پَسِ پُشت ڈال کر توبہ کے مُعاملے میں مسلسل ٹال مٹول سے کام لیتے ہوئے خُود کو اس طرح دِلاسے دیتے ہیں کہ "ابھی تو میرے کھیلنے کُودنے کے دن ہیں"، "فُلاں کو دیکھو وہ تو اتنا بُوڑھا ہو چکا ہے، مگر ابھی تک زندہ ہے جبکہ میں تو ابھی تندرست اور جوان ہوں"، یُوں جھوٹی اور کھوکھلی اُمیدوں کے سہارے زِندہ رہتے ہیں، پھر جیسے جیسے جوانی کا زَوال شروع ہوتا ہے تو بُڑھاپا بھی اپنی جڑیں مَضبوط کرتا چلا جاتا ہے، پھر جا کر ایسوں کو ہوش آتا ہے کہ اب تو مجھے توبہ کر کے خُود کو گُناہوں سے بچانے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خُوب خُوب عبادات بَجالانے کا پُختَہ اِرادہ کرنا چاہئے۔ پھر اگرچہ بَسااوقات ہمت کر کے نیکیاں کرنے میں کامیاب ہو بھی جاتے ہیں، مگر جوانی کی بہاروں کو یاد کر کے خُوب دِل جَلاتے اور اَشک بہاتے ہیں کہ اے کاش! میں اپنی جوانی کو عبادت ورِیاضت میں بسر کر لیتا، مگر آہ! جوانی تو کسی گزرے "**کل**" کی طرح جاچکی اور اب پلٹ کر کبھی واپس نہیں آئے گی۔

توبہ میں تاخیر کی وجہ

حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سَیِّدُنا امام ابُو حامد محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ عبادت سے غافل جوانوں اور توبہ میں ٹال مٹول کرنے والوں کو نصیحت کے مدنی پُھول اِرْشاد فرماتے ہیں: جہاں تک توبہ میں تاخیر اور ٹال مٹول کی بات ہے تو اس بات پر غور کرے کہ اَکْثر دَوزخی توبہ میں تاخیر کی وجہ سے چِلّاتے ہوں گے کیونکہ ٹال مٹول کرنے والا اپنے مُعاملے کی بُنیاد آئندہ زندگی کو بناتا ہے جو کہ اس کے اختیار میں نہیں۔ ممکن ہے وہ ''**کل**'' تک زِنْدہ نہ رہے اور اگر باقی رہ بھی جائے تو جس طرح ''**آج**'' گُناہ کو نہیں چھوڑ سکتا ممکن ہے ''**کل**'' بھی اس کے تَرْک پر قُدرت نہ پائے۔ کاش! وہ جانتا کہ ''**آج**'' اس کی توبہ میں رُکاوٹ شَہْوَت کا غلبہ ہے اور شَہْوَت تو ''**کل**'' بھی اس سے دُور نہ ہو گی بلکہ بڑھ جائے گی، کیونکہ عادت کی وجہ سے یہ مزید پُخْتَہ ہو جاتی ہے اور جس شَہْوَت کو اِنسان عادت کے ذریعے پُخْتَہ کر لیتا ہے، وہ اس کی طرح نہیں جسے اس نے پُخْتَہ نہ کیا۔ اسی سبب سے توبہ میں ٹال مٹول کرنے والے ہلاک ہوئے، کیونکہ وہ دو ہم شکل چیزوں میں تو فرق سمجھتے ہیں، لیکن یہ نہیں سوچتے کہ شہوات سے چھٹکارا پانا مشکل ہے اور اس مُعاملے میں تمام ایّام یکساں ہیں۔ (یادرکھو!) توبہ میں تاخیر کرنے والے کی مثال اس شخص کی سی ہے، جسے ایک درخت کو اُکھاڑنے کی حاجت ہے، لیکن جب وہ دیکھتا ہے کہ دَرَخْت مضبوط ہے اور اسے سخت مَشَقّت کے بغیر نہیں اُکھاڑا جا سکتا تو کہتا ہے کہ میں اسے ایک سال بعد اُکھاڑوں گا، حالانکہ وہ جانتا ہے کہ درخت جب تک قائم رہتا ہے، اس کی جَڑیں مضبوط ہوتی جاتی ہیں اور خود اس (توبہ میں تاخیر کرنے والے) کی عُمر جُوں جُوں بڑھتی جاتی ہے یہ کمزور ہوتا جاتا ہے، تو دُنیا میں اس سے بڑھ کر اَحمق کوئی نہیں کہ اس نے قُوّت کے باوُجُود کمزور کا مُقابلہ نہ کیا اور اس بات کا منتظر رہا کہ جب یہ خود کمزور ہو جائے گا اور کمزور شے مضبوط ہو جائے تو اس پر غلبہ پائے گا۔ (1)

---

1 . . . احیاء العلوم، کتاب التوبۃ، الرکن الاول فی دواء التوبۃ... الخ، ۴/۶۲

جہاں میں ہیں عبرت کے ہر سو نُمونے مگر تجھ کو اَندھا کیا رنگ و بُو نے
کبھی غور سے بھی یہ دیکھا ہے تُو نے جو آباد تھے وہ محل اب ہیں سُونے
جگہ جی لگانے کی دُنیا نہیں ہے یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے
مِلے خاک میں اَہلِ شاں کیسے کیسے مکیں ہو گئے لا مکاں کیسے کیسے
ہوئے نامْوَر بے نشاں کیسے کیسے زمیں کھا گئی نوجواں کیسے کیسے
جگہ جی لگانے کی دُنیا نہیں ہے یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جوانی میں اَحکامِ شرعی واِطاعتِ الٰہی کی بَجا آوری میں سستی کرنے اور گُناہوں بھری زندگی سے توبہ میں تاخیر کرنے والے نوجوانوں کو خوابِ غَفْلت سے جگانے کے لئے امام غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا یہ مُبارَک فرمان کافی ہے۔ عقلمند وہی ہے جو زِندگی کو غنیمت جانتے ہوئے گُناہوں سے توبہ کرلے اوراپنی بقیہ زندگی زِیادہ سے زِیادہ عبادتِ الٰہی میں بَسر کرتا رہے، بِالْخُصُوص نوجوانوں کو توبہ میں ہرگز تاخیر نہیں کرنی چاہئے، کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو نوجوان کی توبہ بہت پسند ہے، جیسا کہ رسولِ بے مثال، بی بی آمِنہ کے لال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یُحِبُّ الشَّابَّ التَّائِبَ یعنی جوانی میں توبہ کرنے والا شخص، اللہ عَزَّوَجَلَّ کا محبوب ہے۔[1] ایک اور جگہ ارشاد فرمایا: مَا مِنْ شَیْءٍ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ مِنَ الشَّابِّ التَّائِبِ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کو توبہ کرنے والے نوجوان سے زِیادہ پسندیدہ کوئی نہیں۔[2]

1...کنز العمال، کتاب التوبۃ، الفصل الاول فی فضلھا والترغیب فیھا، الجزء: ۴، ۲/۸۷، حدیث: ۱۰۱۸۱

2...کنز العمال، حرف المیم، کتاب المواعظ والحکم، الترغیب الاحادی من الاکمال، الجزء: ۱۵، ۸/۳۳۲، حدیث: ۴۳۱۰۱

نوجوانوں کی اِصلاح اور دعوتِ اسلامی کا کردار

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! اِس پُر فِتَن دَور میں قرآن و سُنَّت سے دُور، جوانی کی مَسْتی میں مَخْمور، حِرص وہَوَسِ دُنیا کے نَشے میں چُور اور نفس و شیطان کے ہاتھوں مجبور ہو کر گُناہوں کے سیلاب میں بہنے والے نوجوانوں کی اِصلاح اوراَخلاقی تَربِیَت کیلئے تبلیغِ قرآن و سُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت 63روزہ مدنی تَربیَتی کورس بھی ہو تا ہے۔اس کورس کی اِفادِیَّت واَہَمیَّت کے مُتَعَلِّق شَیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلِسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فیضانِ سُنَّت، جلد اوّل صفحہ 510 پر فرماتے ہیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عاشِقانِ رسول کی صحبتوں سے مالا مال 63روزہ (مدنی) تربیتی کورس آخِرت کیلئے اِس قدَر نَفع بخش ہے کہ اس میں جو کچھ سیکھنے کو ملتا ہے، اُس کی تفصیلات معلوم ہو جانے کے بعد شاید دِین کا دَرد رکھنے والا ہر مُسلمان یہ حسرت کریگا کہ کاش! مجھے بھی 63روزہ (مدنی) تربیتی کورس کرنے کی سعادت حاصِل ہو جائے! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بابُ المدینہ (کراچی) کے علاوہ دِیگر شہروں میں بھی (مدنی) تربیتی کورس کا سلسلہ کیا جاتا ہے۔اِس میں بعض وہ عُلُوم حاصِل ہوتے ہیں، جن کا سیکھنا ہر عاقِل، بالغ مسلمان پر فرض ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ (مدنی) تربیتی کورس میں (اخلاقی تربیت کے ساتھ ساتھ) وُضوو غسل کے علاوہ نماز کا عملی طریقہ سکھایا جاتا، غسلِ میّت، تَجھیز و تَکْفِین، نمازِ جنازہ و نمازِ عید کی تَربیَت ہوتی ہے۔ مدنی قاعدہ کے ذَرِیعے دُرُست مَخارِج کے ساتھ قرآنی حُروف کی اَدائیگی کی تعلیم دی جاتی ہے اور قرآنِ کریم کی آخِری 20 سُورَتیں زَبانی حِفظ اور سُوْرَۃُ المُلک کی مَشْق کروائی جاتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے بہت سے نوجوان، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو چکے ہیں اور اُن کی بے رونق زندگیوں میں مَدَنی بہاریں آگئیں اور وہ اپنی جوانی کے پُر بہار اَیّام، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اوراس کے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نام پر وَقْف کر کے اِس مدَنی مقصد کہ ''مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے

لوگوں کی اِصلاح کی کوشِش کرنی ہے" کوعام کرنے والے بن گئے۔

اگر سُنّتیں سیکھنے کا ہے جذبہ تم آجاؤ دیگا سِکھا مَدَنی ماحول
تمہیں لُطف آجائے گا زندگی کا قریب آکے دیکھو ذرا مَدَنی ماحول
نبی کی مَحبّت میں رونے کا انداز چلے آؤ سِکھلائے گا مَدَنی ماحول
سَنور جائے گی آخِرت اِنْ شَآءَ اللہ تم اپنائے رکّھو سدا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش ص646)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رسالہ "جوانی کیسے گزاریں؟" کا تعارُف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نوجوانوں میں عبادت کا ذَوق پیدا کرنے اور سُنَّتوں پر عمل کا شوق بڑھانے کیلئے، شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے ۱۸ ربیعُ الاوّل ۱۴۱۲ھ بمطابق 26 ستمبر 1991ء ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع میں دعوتِ اسلامی کے اَوّلین مدنی مرکز جامع مسجد گلزارِ حبیب (واقع گلستانِ اَوکاڑوی بابُ المدینہ کراچی) میں **"جوانی کی عبادت کے فضائل"** کے عُنوان سے بیان فرمایا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ نے اس کی مدد سے نئے مواد کے کافی اضافے کے ساتھ **"جوانی کیسے گزاریں؟"** کے نام سے ایک رسالہ مُرتّب کیا ہے۔ اس رِسالے میں قرآنی آیات، نصیحت آموز احادیثِ پاک اور مختلف بُزرگوں کے حکمت سے بھرپُور واقعات کے ذریعے نوجوان طبقے کو عبادت کی جانب راغب کرنے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا سچا غلام بنانے اور انہیں قبر و آخرت کی فکر پیدا کرنے کی ترغیب دلائی گئی ہے۔ آپ بھی اس رسالے کو مکتبۃُ المدینہ سے **ھَدِیَّۃً** طلب فرما کر اَوّل تا آخر مُطالَعہ

فرمالیجئے،اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ رسالہ جوانی کے مَقْصد کو سمجھنے اور عبادت میں دل لگانے میں کافی حد تک مُعاوِن ثابت ہو گا۔دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس رِسالے کوپڑھا(Read) بھی جا سکتا ہے، ڈاوٴن لوڈ (Download)اور پرنٹ آوٴٹ(Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کا خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے جوانی میں عبادت کے فضائل سُننے کی سعادت حاصل کی۔جو لوگ اپنی جوانی کے گلشن کو عبادت ورِیاضت کے خُوش نُما مہکتے پُھولوں سے سجاتے ہیں، وہ اللّٰہعَزَّوَجَلَّ کو بَہُت محبوب ہوتے ہیں،ان کی پیشانیوں سے عبادت کا نُور جھلکتا ہےاوروہ بُڑھاپے میں بھی صحت و تندرست رہتے ہیں اور مرنے کے بعد جنَّت کی اَبدی نعمتوں سے لُطف اَندوز ہوتے ہیں ۔ اے کاش!ہم بھی پنج وَقتہ نمازِ باجماعت مسجد کی پہلی صَف میں پڑھنے والے پکّے نمازی، تہجد،اِشراق وچاشت کے نوافل کے عادی اور سُنّتوں پر عمل کرنے والے بن جائیں۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

عبادت میں گزرے مِری زِندگانی کرم ہو کرم یا خدا یا اِلٰہی

(وسائلِ بخشش ص105)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام، مدرسۃُ المدینہ بالغان!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے کی بَرَکت سے جہاں دیگر بے شُمار

فَوائِد حاصل ہوتے وہیں ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لینے کا ذِہن بھی بنتا ہے۔ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام مدرسۃُ المدینہ بالِغان بھی ہے۔مدرسۃُ المدینہ بالِغان میں قُرآنِ پاک کی تَعلِیم دی جاتی ہے۔ قرآنِ پاک سیکھنے سِکھانے کی بڑی فَضِیلت ہے۔ چُنانچہ،

حضرت سَیِّدُنا عُثمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ شَہَنْشاہِ مدینہ، قَرارِ قَلْب وسینہ، صاحبِ مُعطّر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فَیضِ گنجینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: **"خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ** یعنی تم میں بہترین شَخْص وہ ہے، جس نے قُرآن سیکھا اور دُوسروں کو سکھایا۔"

(صحیح البخاري، کتاب فضائل القرآن، باب خیر کم... الخ، الحدیث ۵۰۲۷، ج۳، ص۴۱۰)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ قُرآنِ پاک سیکھنے سِکھانے کی ضَرورت واَہمِیّت کے پیشِ نَظر قرآنِ پاک کی تَعلِیمات کو عام کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے تَحت اسلامی بھائیوں کیلئے عُمُوماً بعد نمازِ عشاء مُختلف مَساجِد وغیرہ میں ہزارہا مدرسۃُ المدینہ بالِغان کی ترکیب ہوتی ہے اور اسلامی بہنوں کے لئے مُختلف مَقامات و اَوْقات میں ہزارہا مدرسۃُ المدینہ بالِغات کی ترکیب ہوتی ہے، اسلامی بھائی اسلامی بھائیوں سے اور اسلامی بہنیں اسلامی بہنوں سے پڑھتی ہیں، حُرُوف کی دُرُسْت اَدائیگی کے ساتھ قرآنِ کریم سیکھنے کے ساتھ ساتھ مُختلِف دُعائیں یاد کرتے، نماز کے مسائل سیکھتے اور سُنّتوں کی مُفْت تَعلِیم حاصل کرتے ہیں۔ لٰہذا آپ بھی اپنی دُنیا و آخرت کی بھلائی کے لئے مدرسۃُ المدینہ بالِغان میں ضَرور شرکت فرمائیں۔ آیئے تَرْغیب کے لئے ایک مَدنی بہار سُنئے۔ چُنانچہ،

بابُ الْاِسْلام (سندھ) کے مشہور شہر زَم زَم نگر (حیدر آباد) کے مُقیم اسلامی بھائی (عُمر تقریباً 28 سال) کا بیان ہے: میں نَویں کلاس میں پڑھتا تھا اور حُصُولِ دُنیا کی جُسْتجو میں مگن تھا۔ میرے علاقے کے اسلامی بھائیوں سے میری راہ ورسم بڑھی تو وہ مُجھے نیکی کی دعوت دے کر مَسْجد لے گئے۔ جب میں نَماز پڑھ کر مَسْجد سے نکلنے لگا تو ایک خَیْر خواہ اسلامی بھائی (جو مَسْجد کے دروازے کے قَرِیب کھڑے تھے) نے مجھ سے

دَرْس میں شِرکَت کی اِلْتِجا کی۔ میں دَرْسِ فَیضانِ سُنَّت میں بیٹھ گیا۔ یہ میری دعوتِ اسلامی سے رَفاقت کی اِبْتِدا تھی۔ پھر میں نے اسلامی بھائیوں کی اِنْفِرادی کوشش سے مدرسۃُ المدینہ (بالِغان) میں پڑھنا شُروع کر دیا۔ ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اِجتماع میں شِرکَت کی، جہاں میرے جَذبے کو مدینے کے 12 چاند لگ گئے۔ چَنْد ہفتوں بعد امیرِ اَہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکاتُہُمُ الْعالِیَہ کا بیان بذریعہ ٹیلیفون ریلے ہوا۔ جسے تمام شُرکائے اِجتماع نے بڑے غور سے سُنا۔ بیان کے بعد امیرِ اہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکاتُہُمُ الْعالِیَہ نے اجتماعی توبہ اور بیعت کروائی تو میں بھی عطّاری بن گیا۔ پھر جُوں جُوں وَقْت گُزرتا گیا میں مَدَنی ماحول میں رَچْتا بَسْتا گیا۔ میں اپنے ذیلی حلقے میں دو سال تک مَدَنی کام کرتا رہا۔ مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے مجھے فِقْہی مَسائل سے بہُت دِلْچسْپی تھی۔ عِلْمِ دِیْن سیکھنے کے جَذبے کے تحت میں نے 1999ء میں جامعۃُ المدینہ (فیضانِ عثمان غنی گلستانِ جوہر باب المدینہ کراچی) میں دَرْسِ نَظامی میں داخلہ لے لیا۔ دَرْسِ نِظامی کے ساتھ ساتھ مَدَنی کام بھی اِسْتِقامت سے کرنے کی سَعادَت حاصل رہی۔ میں اپنے جامِعہ میں مَدَنی کاموں کا خادِم (ذِمّہ دار) تھا۔ 2005ء میں فارِغُ التَّحصِیْل ہونے پر میٹھے میٹھے مُرشدِ کریم امیرِ اَہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکاتُہُمُ الْعالِیَہ نے میرے سر پر دَسْتارِ فَضِیلت کے طور پر سبز سبز عمامہ شَرِیْف باندھا۔ امیرِ اَہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکاتُہُمُ الْعالِیَہ کے فیضان کے صَدَقے آج بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں رہتے ہوئے مُختلف شُعْبہ جات و مدنی کاموں میں نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے کی سَعادَت حاصل ہو رہی ہے۔

یہی ہے آرزُو تعلیمِ قرآں عام ہو جائے
تلاوت کرنا صُبْح و شام میرا کام ہو جائے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِخْتِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

آیئے سنت پر عمل کی نیت سے چلنے کی سُنّتیں اور آداب سنتے ہیں:

چلنے کی سُنّتیں اور آداب

❀ پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل کی آیت 37 میں ارشادِ ربُّ العِباد ہے:

وَ لَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَ لَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ﴿۳۷﴾

ترجَمۂ کنز الایمان: اور زمین میں اِتراتا نہ چل بے شک تُو ہر گز زمین نہ چیر ڈالے گا اور ہر گز بلندی میں پہاڑوں کو نہ پہنچے گا۔ (پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۳۷)

❀ فرمانِ مصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: ایک شخص دو چادریں اَوڑھے ہوئے اِترا کر چل رہا تھا اور گھمنڈ میں تھا، وہ زمین میں دھنسا دیا گیا، وہ قِیامت تک دھنستا ہی جائے گا۔[2] ❀ رسولِ اکرم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم چلتے تو قَدرے آگے جھک کر چلتے گویا کہ آپ بُلندی سے اُتر رہے ہیں۔[3]

❀ اگر کوئی رُکاوٹ نہ ہو تو راستے کے کنارے درمِیانی رفتار سے چلئے، نہ اتنا تیز کہ لوگوں کی نگاہیں آپ کی طرف اُٹھیں اور نہ اِتنا آہِستہ کہ دیکھنے والے کو آپ بیمار لگیں۔ ❀ راہ چلنے میں پریشان نظری (یعنی بلا ضرورت اِدھر اُدھر دیکھنا) سنّت نہیں، نیچی نظریں کئے پُروَقار طریقے سے چلئے۔ ❀ چلنے یا سیڑھی چڑھنے اُترنے میں یہ احتیاط کیجئے کہ جوتوں کی آواز پیدا نہ ہو۔ ❀ راستے میں دو عورَتیں کھڑی ہوں یا

---

1 . . . مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

2 . . . مُسلِم، کتاب اللباس والزینۃ، باب تحریم التبختر فی المشی... الخ، ص ۱۱۵۶، حدیث: ۲۰۸۸ ملخصاً

3 . . . الشمائل المحمدیۃ للترمذی، باب ماجاء فی مشیۃ رسول اللہ، ص ۸۷، رقم: ۱۱۸

جارہی ہوں تو ان کے بیچ میں سے نہ گزریئے کہ حدیثِ پاک میں اس کی مُمانَعَت آئی ہے۔[1] ❀ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ راہ چلتے ہوئے جو چیز بھی آڑے آئے اُسے لاتیں مارتے ہوئے چلتے ہیں، یہ قطعاً غیر مُھَذَّب طریقہ ہے، اِس طرح پاؤں زخمی ہونے کا بھی اندیشہ رہتا ہے نیز اَخبارات یا لکھائی والے ڈبوں، پیکٹوں اور مِنرل واٹر کی خالی بوتلوں وغیرہ پر لاتیں مارنا بھی بے اَدَبی ہے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو(2) کُتُب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16(304صفحات) نیز 120 صَفْحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور بغور اس کا مطالعہ فرمایئے۔ سُنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

سنّتوں کی تربیت کے قافلے میں بار بار
مجھ کو جذبہ دے سفر کرتا رہوں پروردگار

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ھفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ ِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوْت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت

1 . . . ابو داود، کتاب الادب، باب فی مشی النساء مع الرجال فی الطریق، ۴/۴۷۰، حدیث: ۵۲۷۳

کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔(1)

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔(2)

﴿3﴾ رَحْمت کے ستّر دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحْمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔(3)

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰہِ

حضرت اَحْمد صاوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔(4)

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

1…افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2…افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

3…القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

4…افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو تعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[1]

﴿6﴾ دُرُودِ شفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شَخْص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[2]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر (70) فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[3]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی!

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر

1...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

2...الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۰

3...مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة...الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

حاصل کرلی۔[1]

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ ، سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْم

(خُدائے حَلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللہ عَزَّ وَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پروردگار ہے۔)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

1…تاریخ ابنِ عساکر، ۱۵۵/۱۹، حدیث: ۴۴۱۵